© rasailojaraid.com

ثمرات

از جناب نہال سیوہاری

جنونِ عشق کی کوئی ادا مانی نہیں جاتی
اُلٹ جاتی ہے جب دنیا تو پہچانی نہیں جاتی

کنارِ برگ تک ہوگا تلاطم بحرِ ہستی کا
سکوں حاصل نہ ہو جب تک پریشانی نہیں جاتی

اُٹھا ہوں جھونکے صور بن کر دیکھنا یہ ہے
کہاں تک ابنِ آدم سے تن آسانی نہیں جاتی

وہاں سونپی گئی ہے خدمتِ عرضِ وفا مجھ کو
جہاں اہلِ وفا کی بات ہی مانی نہیں جاتی

سمجھ لے یہ بھی اے پایانِ ہستی سوچنے والے
نظر پایانِ ہستی تک بآسانی نہیں جاتی

ہوائے عشق پُر آشوب تھی روزِ ازل کیسی
ابھی تک دل سے انساں کے پریشانی نہیں جاتی

معاذ اللہ ہے ہنگامۂ غم کس قدر دنیا
کہ آوازِ شکستِ دل بھی پہچانی نہیں جاتی

ہمیں بھی تلخیِ کام و دہن سے ساز آتا ہے
نہ جائے زہرِ غم کی گرفراوانی نہیں جاتی

کبھی تھا یہ تری جلوں کی منزل گاہ لیکن اب
اسی دل کیا کہیں ہم جس کی ویرانی نہیں جاتی

فضائے عالمِ بیرنگ کیا خوش آگئی مجھ کو
وہاں پہنچا جہاں جلووں کی طغیانی نہیں جاتی

مےِ باقی کا کوئی جام اے پیرِ مغاں مجھ کو
مری نظروں سے سیرِ عالمِ فانی نہیں جاتی

دکھا کر اس نے جلوہ آئینے کو کر دیا حیراں
ازل کا ذکر ہے اب تک وہ حیرانی نہیں جاتی

نہالؔ اُمڈی گھٹائیں دیکھ کر میں پی ہی لیتا ہوں
شکستِ توبہ ہو جس سے وہ نادانی نہیں جاتی

© rasailojaraid.com